Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

جمیل ملک کی شاعری میں عشق حقیقی

Spiritual love in the poetry of Jameel Malik

محمد یوسف

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد

شہزاد احمد

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد عثمان ارشد

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract:

Jameel Malik is a Sufi poet. Jameel Malik was born in Rawalpindi on 12 August 1928. In Sufism, true love has a special preeminence. Jameel Malik's Ishq is truly unique. In it, he has described the love of God and the love of the Prophet ﷺ together. Jameel Malik's Ishq represents real Ishq Majaji because his Ishq Majaji is also perfumed with purity. Jameel Malik's Ishq fully interprets the hadith of the true master of the world, Prophet Muhammad (peace be upon him). In which it is recommended to love the Holy Prophet more than two places. The way Jameel Malik demonstrated Ishq Haqiqi in the early ghazal poetry. He reflects Masnavi Rum and Iqbal's ideology of self. Their love is real with every breath because real love is full of love in their hearts. Love of God and love of the Prophet ﷺ are included in your training. Jameel Malik has a sincere wish that the nation and society can be reformed through his poetry. The fire of true love should be ignited in them so that all Muslims can yearn for true love.

جمیل ملک ایک مذہبی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ان کے خاندان کا شجرہ حضرت محمد ﷺ کے پیارے صحابی حضرت عزیز یمنی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔یہ خاندان دربار رسول ﷺ سے محبت و نسبت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ فراشہ لگاتے تھے۔جو مقامی زبان کی تبدیلی کی وجہ سے فراشہ سے پراچہ میں تبدیل ہو گیا۔ جمیل ملک کا دور خونریزی اور فسادات کا دور ہے۔ ان کی ولادت سے پہلے بھی خاندان مالی مشکلات سے دوچار تھا۔ان کی آنکھ کھلنے سے پہلے طاعون جیسے موذی مرض نے ان کے سات بہن بھائیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ جمیل ملک کی راولپنڈی شہر میں 12 اگست 1928ء میں ولادت ہوئی۔بقول ڈاکٹر اعجاز احمد

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"ہمارے عہد کے ایک نابابغہ روز گار شاعر، صاحب اسلوب، نقاد، قابل تقلید استاد، انسان دوست اور ترقی پسند فکر کے وارث جمیل ملک کھولا گلی بابڑا بازار کے مکان میں 12 اگست 1928ء کو پیدا ہوئے"(۱)

جمیل ملک نے گارڈن کالج میں شام کی کلاسز کی مدد سے 1956 میں ایم اے اردو کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، پانچ سال کے وقفے کے بعد 1961ء میں ایم اے فارسی کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پرائیویٹ طالب علم کے طور پر پاس کیا۔ انہوں نے تعلیم جیسا مقدس پیشے کو چنا، تو آپ کے بھائیوں کو آپ کی شادی کی فکر ستانے لگی تو 30 سال کی عمر میں شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔ ان کی شادی 15 نومبر 1959 کو ایک سکول ٹیچر محترمہ نسیم اختر سے ہوئی۔ جمیل ملک نے میر تقی میر، خواجہ میر درد، غالبؔ اور اقبال کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عشق حقیقی جیسے موضوع کو شاعری کا حصہ بنایا۔ اردو ادب میں عشق حقیقی کی روایت بہت پرانی ہے۔ وہ شعراء جو باقاعدہ صوفی تھے، ان میں سے سب سے پہلے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا نام لیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے تجربات، نظریات، اخلاقی، روحانی اور عرفانی شعریات کو جلا بخشی۔ اس لئے ان کے کلام میں صوفیانہ خیالات و عشق حقیقی کی جلوہ گری نمایاں ہیں۔ بعض ایسے شعراء بھی تھے جو ذاتی طور پر صوفی نہ تھے مگر علمی و فنی اعتبار سے صوفیانہ موضوعات و عشق حقیقی پر اپنے اشعار قلمبند کرتے تھے۔ جن کی ایک وسیع فہرست موجود ہے۔ جن میں جمیل ملک کا نام بھی ایک روشن ستارے کی طرح چمک رہا ہے۔ ان کی شاعری میں عشق حقیقی بہت نمایاں۔ ان کی غزل عشق حقیقی کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ویسے بھی غزل اور عشق حقیقی جیسے موضوعات کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اردو ادب کے آغاز سے غزل اور عشق حقیقی کی روایت چلتی آرہی ہے۔ عشق حقیقی تصوف کا عنصر ہے جس کے بارے ڈاکٹر محمد طیب ابدالی لکھتے ہیں کہ

"اردو غزل اور تصوف" ایک اہم موضوع ہے, اور یہ میری تصنیف کا ماحصل ہے۔ اس لیے کہ صوفیانہ شاعری کو جو امتیاز اور فوقیت حاصل ہے۔ اس میں غزل کی کارفرمائی ہے اور یہ فارسی کے صوفی شعرا کی دین ہے۔ فارسی شاعری میں براہ راست اردو شاعری کو متاثر کیا ہے"(۲)

یہ بات تو پتھر پر لکیر ہے کہ غزل فارسی زبان سے اردو زبان کی طرف سفر کرتی ہوئی آئی ہے۔ جب اس میں عورت کی جگہ دوسرے موضوعات جذب ہونے لگے تو عشق حقیقی جیسے موضوعات نے بھی اپنی جگہ بنالی۔ اردو غزل میں صوفیانہ خیالات و نظریات اور عشق حقیقی اس وقت کی اہم ضرورت تھی۔ جس کی وجہ سے صوفیاء اکرام کے ساتھ صوفی شعراء نے بھی اپنا رخ صوفیانہ شاعری کی طرف موڑ دیا۔

جمیل ملک بچپن سے عشق حقیقی کے پرستار ہیں۔ ان کا گھریلو ماحول مذہبی ہونے کی وجہ سے عشق حقیقی ان کے اندر سما چکا تھا۔ اس عشق حقیقی نے آپ کی شاعری کو صوفیانہ شاعری بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس عشق نے آپ کے نظریات و افکار کو پختگی عطا کی۔ جو دوسرے صوفی شعراء کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ اصل میں صوفی شعراء کی شاعری میں عشق حقیقی ہی ایک اہم جزو ہے جو ان کے کلام کو انفرادیت عطا کرتا ہے اس کے بارے میں پروفیسر صفی حیدر دانش تحریر کرتے ہیں کہ

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"حقیقت یہ ہے کہ محبت کا جذبہ انسان کے تمام دوسرے جذبات سے قوی تر ہے، اور وسعت فکر و عمل کی جو گنجائشیں اس میں تلاش کی جاسکتی ہے۔ وہ کسی دوسرے جذبے میں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے شعرانے اس کوئے دلکشا کی بہت خاک چھانی ہے اور اس زمین سے بکثرت لعل و جواہر نکال کر عروس سخن کو آراستہ کیا ہے۔ تصوف کی بنیاد عشق حقیقی پر قائم ہے، اس لیے اس کو بھی عاشقانہ شاعری کا ایک ناگزیر عنصر بلکہ اس کا خمازہ اور نکھار کہا جاسکتا ہے"(۳)

محبت لفظ "عشق" کے مترادف لیا جاتا ہے یہ اللہ تعالی کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے سے بے لوث محبت کرتا ہے۔ اس کو رزق عطا کرتا ہے، اس کو نعمتوں سے نوازتا ہے، اپنے بندے کی ہر مشکل میں رہنمائی کرتا ہے۔ مشکلات پر سوچنے پر اس کو مطلوبہ حل کی سوچ عطا کرتا ہے۔ انسان کو نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالی انسان کی بھلائی کے لئے گناہوں سے بچنے کا درس دیتا ہے اور اگر بندہ گناہ گار ہو جائے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جمیل ملک بھی اپنے رب کے اس عشق حقیقی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالی کی نظر کرم سے سب کچھ ہو رہا ہے اللہ تعالی کی نظر کرم ہی انسان کی تقدیر بدلتی ہے۔ اس کو نیکی کی طرف راغب کرتے ہوئے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماتی ہے۔ جمیل ملک کی شاعری میں جابجا اس کا اظہار ملتا ہے۔ سرو چراغاں میں ایک جگہ ان کا انداز سخن ملاحظہ ہو

تیری نظروں کا میں احسان نہ بھولوں گا کبھی
تیری نظروں نے بچایا ہے گناہوں سے مجھے (۴)

انسان پر اپنی رحمتوں اور نعمتوں کا نزول اللہ تعالی کی محبت ہی ہے۔ یہ عشق حقیقی ہی ہے اس میں کسی بھی قسم کی ملاوٹ نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لیے انسان کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اپنے رب العزت سے اسی طرح کی محبت کا اظہار کرے، عشق مجازی سے نکل کر عشق حقیقی کا مسافر بنے۔ عشق حقیقی سے مراد محبت الٰہی ہی نہیں بلکہ عشق مصطفی ﷺ بھی ہے۔ جمیل ملک میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنی شاعری میں یوں انداز سخن اختیار کرتے ہیں کہ دونوں ہستیوں کا ذکر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی کی ذات ایسی ذات ہے کہ کھربوں بندوں کو بیک وقت اپنی رحمتوں سے نواز رہی ہے۔ اب اس سے کون مستفید ہوتا ہے اس کا اختیار اللہ تعالی نے اپنے بندے کو عطا کر دیا ہے۔ جمیل ملک اپنے رب العزت کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اے خدا بے شک تو ہر چیز کو جانتا ہے، ساری دنیا پر تیری نظر ہے۔ تیرے نظر کرم سے ہی میری دنیا بدل گئی ہے۔ مجھے تجھ سے عشق حقیقی ہو گیا ہے۔ میرے دل کی دنیا کی حالت تبدیل ہو چکی ہے۔ یہ محبت کی ایک ایسی شمع ہے جو بستی بستی، نگر نگر، گلی گلی اپنی روشنی دے رہی ہے۔ تیری محبت کے ہزاروں افسانے اور پروانے مشہور ہوئے۔

نگری نگری، محفل محفل افسانے مشہور ہوئے
شمع محبت جلی، ہزار پروانے مشہور ہوئے (۵)

جمیل ملک عشق مجازی بھی اس طرح کرتا ہے کہ اس میں عشق حقیقی کی مہک آتی ہے۔ ان کے گھریلو ماحول اور والدین کی تربیت نے ان کو عشق کا پرستار بنا دیا تھا۔ ان کی والدین سے محبت بھی اللہ تعالی کی رضا و اطاعت کے لیے ہیں۔ ان کے دوست و احباب سے محبت اور میل ملاپ اسلام کی

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

شریعت کے مطابق ہے۔ جمیل ملک کا عشق حقیقی عشق مجازی کو وہ طاقت عطا کرتا ہے کہ عشق حقیقی سے عشق مجازی معطر ہو جاتا ہے۔ پس جمیل ملک کی محبت کا رنگ ہی انوکھا اور نرالا ہے۔ یہ محبت آپ کے خیالات و نظریات کو وہ جلا بخشتی ہے جس کی جھلک ان کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر سید عبد اللہ لکھتے ہیں کہ

" جمیل کے خیالات میں ایک خاص قسم کی توانائی اس لئے بھی ہے کہ اس کے یہاں (عام نئی شاعری کے برعکس) شکست و قنوطیت بالکل نہیں ہے۔ اس کے یہاں غم بھی راحت ہے۔ اس کے لیے فراق بھی ایک حیات بخش شے ہے۔ یہ اثباتی لہر زندگی اور جدوجہد میں اس کے ایقان کو خاص طور پر مستحکم بنادیتی ہے۔ جمیل کی محبت کا رنگ بھی انوکھا ہے اس میں ایک خاص قسم کی غیوری اور انانیت ہے "(۶)

عشق کی تاثیر بہت خوبصورت اور دلکش ہوتی ہے۔ جب انسان عشق مجازی میں گرفتار ہوتا ہے تو الگ ہی مستی میں سرشار ہوتا ہے جبکہ عشق حقیقی کی دنیا الگ ہی ہے۔ اس میں عاشق سر تسلیم خم ہے۔ اس کے لئے محبوب کی رضا کے سب کچھ ہوتی ہے۔ اس لئے انسان محبت الٰہی و عشق رسول ﷺ میں جب سرشار ہوتا ہے اس کو جو سرور ملتا ہے اس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ جمیل ملک عشق حقیقی میں اس قدر فنا ہو چکے ہیں کہ ان کو اپنے محبوب کے علاوہ کسی اور کا ہوش ہی نہیں ہے ان کا مقصد حیات اپنے محبوب کی رضا ہے وہ محبت الٰہی و عشق رسول میں اس قدر کھو چکے ہیں کہ ان کو گھر کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ جس میں وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کے فرمان کی عکاسی کر رہے ہیں جس میں پوری دنیا سے بڑھ کر حضرت محمد ﷺ سے محبت کا درس دیا گیا ہے۔ اس لئے تو ان کی شاعری میں صوفیانہ عناصر کے رموز و اسرار کے وہ دریچے کھولنے کی اشد ضرورت ہے کہ جو ان کی شاعری کے پس پردہ چھپے ہیں، اس لئے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ

عشق میں بھول گئے کیا کیا کچھ
ہم کو گھر اپنا بھی تھا یاد کبھی (۷)

اردو ادب میں ہر موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اسی طرح شاعری کی صنف غزل گوئی میں تمام موضوعات کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر شاعر اپنے نظریات و افکار اور ماحول کے مطابق اپنی شاعری میں موضوعات کو منتخب کرتا ہے۔ تصوف جیسا موضوع ہر شاعر کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کے صوفیانہ عناصر پر بھی ہر شاعر اپنی فنکاری کرنے سے گریز کرتا ہے۔ کیونکہ تصوف میں عشق حقیقی کا عنصر شاعر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ یہ عشق حقیقی والدین کی تربیت اور اچھے ماحول کی وجہ سے مضبوط ہوتا ہے۔ ویسے ہر انسان میں عشق کا خمیر موجود ہوتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ عشق حقیقی ہے یا مجازی۔ جمیل ملک کے گھریلو ماحول میں مولانا روم کی مثنوی اور علامہ اقبال کے فلسفہ خودی کے نظریات و افکار کا گہرا اثر تھا۔ آپ کے والد محترم کریم بخش مثنوی روم روزانہ پڑھنے کے عادی تھے، تو دوسری طرف آپ کے بڑے بھائی عبد القیوم اقبال کے نظریہ خودی سے بہت متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اندر عشق مجازی کی نسبت عشق حقیقی کا جذبہ زیادہ نمایاں تھا۔ عشق کے بارے میں ڈاکٹر طالب حسین سیال لکھتے ہیں کہ

"صوفیہ اور شعراء نے انتہائی اور شدید محبت کے اظہار و بیان کے لئے لفظ عشق کا استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالی اور بندے کے درمیان اصل تعلق عبدیت کا تعلق ہے اور جب جب تعلق مضبوط ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان دو طرفہ چاہت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں ارادہ اور شعور دونوں شامل ہوتے ہیں اور چاہت کے اس مقام شعور کو محبت سے تعبیر کرتے ہیں۔ عشق شدید چاہت کا وہ مقام ہے جہاں بے اختیاری اور اضطراری کیفیت کا غلبہ ہوتا ہے اس بنا پر بعض بزرگ کہتے ہیں کہ عشق انسانی جذبہ ہے۔ انسان خدا کے عشق میں مبتلا ہو سکتا ہے لیکن خدا کے لئے اضطراری کیفیت کا تصور محال ہے" (۸)

بے شک ایک نوجوان شاعر کی حیثیت سے آپ کی فکر و فن میں وہ کمالات ہیں۔ جو ان کے ہم عمر اور ہم عصر شعراء میں نظر نہیں آتی ہیں۔ آپ نے بامقصد شاعری کرنے کو ترجیح دی۔ محبت الٰہی آپ کے سینے میں دل کی دھڑکن کی طرح موجود ہے تو عشق مصطفیٰ ﷺ ہر سانس کے ساتھ مچلتا ہے مگر جمیل ملک عشق مجازی سے انکار نہیں کرتا ہے بلکہ عشق مجازی کو عشق حقیقی کا جزوی عنصر سمجھتا ہے۔ عشق مجازی ہو یا حقیقی عشق ہوتا ہے، اس میں محبوب کی رضا ہی عاشق کی رضا ہوتی ہے۔ عشق حقیقی ایک ایسا جذبہ و جنون ہے جس کی کیفیت میں وقت کے ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس عشق کی انتہا لامتناہی ہے اس میں دل کی اندرونی کیفیت ہی سب راز و نیاز کی باتیں جان لیتی ہے۔ اس میں درخواست یا مدعا عرض کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالی کی ذات اپنے عاشق کی ہر طلب و رضا، خواہش و تمنا کو جانتا ہے اور اس کا مدعا عرض کرنے سے پہلے ہی اس کو عطا کر دیتا ہے۔ اس لئے تو جمیل ملک اس پر خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

روز و شب کا یہ سلسلہ کیا ہے
اس تسلسل کی انتہا کیا ہے
دل سمجھتا ہے دل کے سب انداز
عشق میں عرض مدعا کیا ہے (۹)

پس جمیل ملک بھی عشق حقیقی میں اللہ تعالی کا سچا عاشق بننا چاہتا ہے، جس کا اظہار ان کی شاعری میں جابجا ملتا ہے۔ اللہ تعالی کے محبوب اور اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی محبت میں سرشار رہنے کے بے شمار اشعار شاعری میں موجود ہیں۔ جمیل ملک عشق حقیقی کی طرف راغب ہونے کا قوم کو مشورہ دیتے ہیں بلکہ قوم کو عشق حقیقی میں تڑپنے کا درس دیتے ہیں کہ عشق حقیقی ہی زندگی کا نصب العین ہے۔ عشق حقیقی وہ کیفیت ہے جس کے آگے کوئی دوسری کیفیت نہیں چل سکتی ہے۔ یہ تمام احساسات و کیفیات کی انتہا ہے۔ یہ ایک الگ اور انوکھی دنیا ہے۔ جس میں سرشار ہو کر انسان اس دنیا فانی سے اپنے آپ کو الگ تھلگ سمجھتا ہے۔ کیونکہ عاشق عشق حقیقی میں اپنے محبوب اللہ تبارک تعالی اور حضرت محمد ﷺ کے سوا کسی کو اہمیت کے

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

قابل نہیں سمجھتا ہے۔ مرنے کے بعد قبر میں ابدی زندگی کا سفر بھی ان کے لئے انعامات و کرامات کا سفر ہے۔ جمیل ملک اس دنیا کو فن شاعری سے یوں بیان کرتے ہیں:

اک دنیا کو ہو گئے محبوب
جو تیرے نام سے ہوئے منسوب (۱۰)

جمیل ملک کا دل محبت الہی و عشق مصطفی ﷺ میں مچل رہا ہے یہی محبت و عشق ان کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری میں یہی تو خاصیت نمایاں ہے کہ ان کے اشعار میں راز و نیاز، رموز و اسرار، عشق حقیقی و مجازی کی جہتیں نظر آتی ہیں جو دوسرے شعراء سے ان کو منفرد کرتی ہے۔ یہ زندگی ایک سفر پر رواں دواں ہے۔ ایک گردش میں محو سفر ہے۔ یہ کسی بھی پل ختم ہو جاتی ہے، اس لیے اس کو اللہ کی خوشنودی میں بسر کرنا چاہیے مگر کچھ لوگ اس گردش سفر سے ناآشنا ہے۔ جن کی زندگی عیش و عشرت میں گزر رہی ہے، ان کو زندگی کی مقصدیت کے بارے کیا معلوم ہو گا۔ زندگی کا ہر پل بہت قیمتی ہے۔ اس کو خدائے عزو جل کے احکامات کے مطابق بسر کرنا چاہیے۔ زندگی ایک محنت و مشقت طلب کام ہے۔ مگر جن کو ناز و ادا سے زندگی گزارنے کا موقع مل جاتا ہے۔ وہ اس کی اہمیت کو کیا جانے۔ جمیل ملک اس کی تصویر کشی یوں کرتے ہیں کہ

ان کو معلوم ہی کیا گردش دوراں کا مزاج
زندگی جن کو بصد ناز و ادا ملتی ہے (۱۱)

جمیل ملک کی محبت الہی بھی عشق حقیقی کا عنصر ہے، ان کی محبت الہی صرف ذاتی محبت نہیں ہے یہ ایک قوم کے لئے سبق ہے۔ آپ کی لازوال محبت دوسروں کے لئے ایک اشارہ ہے کہ ذات خدا ہی سب کچھ ہے۔ کائنات کے ہر ذرے میں اس کا وجود ہے۔ ان کی شاعری بڑی فکر انگیز ہے۔ اس میں سوچ و بچار کے بہت زیادہ پہلو ہیں۔ صرف خدا کی محبت پر ہی بے شمار موضوعات ملتے ہیں۔ جن کو انہوں نے بڑی کمال مہارت سے مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ ظاہر ہے ذات خدا کے ننانوے نام ہیں تو ہر اک نام کئی کئی جہتیں ہیں۔ جن کو بیان کرنا ایک انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے انسان کو تحفے کے طور پر عطا ہوتی ہے کہ وہ اپنے خدا کو کس حد تک جان رہا ہے۔ وہ اپنے علم کے مطابق خدا کی حمد و ثنا کیسے کر رہا ہے۔ وہ اپنے خدا کی حمد و ثنا میں کون کون سے موضوعات کو بیان کر رہا ہے۔ اور ان کی کرامات کو کس انداز میں سوچ کر بیان کر رہا ہے۔ قصہ مختصر ہے کہ جمیل ملک نے کئی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے شاعری کی ہے۔ صبح سویرے کے نظارے کی عکس بندی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

پہاڑ رات کا سینہ کچل رہا ہے کوئی
بڑے جلال سے سورج نکل رہا ہے کوئی (۱۲)

اللہ تعالی کی صفات کو بیان کرنا بھی اپنے رب العزت سے محبت ہے۔ کوئی عاشق اپنے محبوب کی صفات و خوبیوں کو بڑے فخر سے بیان کرتا ہے۔ اسی طرح جمیل ملک بھی اپنے اللہ تعالی سے محبت کرتا ہے وہ عاشق خدا ہے۔ تو اپنے فن کے ذریعے اللہ تعالی کی صفات کو بیان کر رہا ہے۔ صبح کے

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

نظارے کی تصویر کشی بڑے خوبصورت انداز میں کی گئی ہے۔ اسی طرح ایک مصور اپنے فن کے مظاہرے کے لیے خوبصورت سے خوبصورت ترین تصاویر بنانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے فن کی تعریف کی جاسکے۔ اللہ تعالی بھی ایک مصور ہے اس نے کائنات کے ہر ذرے کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ اس میں رتی برابر نقص نظر نہیں آتا ہے۔ انسان اللہ تعالی کی ایسی تخلیق ہے کہ خود ذات خدا نے اس کو شرف المخلوقات اور خلیفہ کہا ہے۔ اللہ تعالی کے فن کا اظہار خود انسان ہے۔ اس لئے تو ہر انسان میں اللہ تعالی کی ذات نظر آتی ہے۔ اس کی کاریگری دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے بلکہ انسان کے اندر ہی ذات خدا موجود ہے۔ جمیل ملک اس لئے تو کہتے ہیں کہ

مصور ہے تو ' ہم ہیں تصویر تیری
ہمیں دیکھ تو ' تجھ کو ہم دیکھتے ہیں (۱۳)

بے شک اللہ تعالی اپنے بندے سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ جس طرح والدین اپنے بچوں کی اچھی تربیت اور بھلائی کے لئے اس کی سرزنش کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالی بھی انسان کی بھلائی کے لئے جلال میں آتا ہے۔ یہ جلال محبت کا ایک ایسا جذبہ ہے کہ انسان اپنی فلاح کو پالیتا ہے۔ خوف خدا بھی محبت الہی کا جزوی عنصر ہے ہے۔ خوف خدا بھی وہ نیک اور مقبول عمل ہے جس دل میں یہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ دل نیکی اور تقوی کا مرکز بن جاتا ہے۔ انسان ہر قسم کے گناہوں سے دور ہونے لگتا ہے اور وہ بار گاہ خدا میں محبوب و مقبول بن جاتا ہے۔ پس خوف خدا کا انعام و اکرام بڑا عظیم ہے۔ ایک طرف رب العزت کا جلال ہے۔ تو دوسری طرف اور رحیم و کریم ہے۔ اور جتنا میرا رب رحم کرنے والا ہے دنیا کی کوئی اور ہستی رحم نہیں کر سکتی ہے۔ جمیل ملک نے اپنے احسن انداز میں ایک شعر میں رب العزت کے جلال کے ساتھ اللہ تعالی کے جمال کو بیان کیا ہے۔

تو وہ جلال ہے جس کا نہیں ہے وجود کوئی
تیرے جمال سے خالی نہیں نمود کوئی (۱۴)

جمیل ملک محبت الہی کے دونوں طرف سے اظہار کرتا ہے انسان کو اگر پریشانی آئے اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالی کی ذات اس کو اجر عظیم عطا کرتی ہے۔ مگر اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ اللہ تعالی سے آزمائش کی صورت میں گلے شکوے کرتے نظر آتے ہیں ان کی زبان پر اللہ تعالی سے ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ رب العزت سے شکوے کرتے ہوئے ان کی زبان نہیں تھکتی ہے۔ یہ ناشکری کی ایک علامت ہے آزمائش پر پورا اترنا چاہیے۔ ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ایسے ناشکرے اور شکوہ گزار لوگوں کے شکوہ سن کر اپنے رب العزت کی طرف سے جواب شکوہ کی صورت میں جمیل ملک جواب دیتے ہیں کہ

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

خود بھی امتحان وفا سے گزر کے دیکھ
تو نے تو لاکھ بار ہمیں آزما لیا
ہم نے تو چاہتوں کے خزانے لٹا دیئے
دنیا نے پتھروں کو گلے سے لگا لیا (۱۵)

محبت الٰہی ایک روحانی کیفیت ہے کہ جس میں سرور و مستی ہوتی ہے۔ اس کی کیفیت ایک محبوب ہی جان سکتا ہے کہ اپنے محبوب کا ذکر کرنا کیسا لگتا ہے۔ اللہ تعالی کی صفات کو اشعار کی صورت میں بیان کرنے سے وہ دلی سکون ملتا ہے۔ جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے اس لئے تو جمیل ملک اپنی محبت الٰہی میں سرشار ہو کر ذکر الٰہی و یاد الٰہی میں مگن رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالی کے خیالوں میں محو رہتا ہے اور جس سے اس کو ایسا سکون ملتا ہے کہ وہ بار بار اپنے اللہ تعالی کی یاد میں محو رہتا ہے۔ اس کا ذکر کرنا ہی اچھا لگتا ہے۔ بس وہ محبت الٰہی میں جھومتا ہے۔ محبت الٰہی کے بغیر جمیل ملک کا وجود کسی کام کا نہیں ہے اس لیے جمیل ملک ذات خدا کے بغیر اپنا وجود بے معنی سمجھتے ہیں کہ

ایسا لگتا ہے کہ میں کہیں بھی نہیں
خود کو تجھ سے اگر جدا دیکھوں (۱۶)

جمیل ملک نے محبت الٰہی پر جتنی شاعری کی ہے۔ اس کو سمیٹنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ یہ بس ان کی شاعری میں محبت الٰہی کی ایک جھلک ہے۔ عشق مصطفی ﷺ دین کی اولین شرط ہے۔ اس کے بغیر مسلمان ہونے کا تصور بے معنی ہے۔ انسان اسلامی احکام کا پابند ہے۔ پانچ وقت باقاعدگی سے نماز قائم کرنے والا ہو، دین اسلام کے تمام ارکان پر عمل پیرا ہو۔ لیکن اس کا سینہ محبت رسول ﷺ سے خالی ہے تو وہ کسی صورت بھی مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ کائنات کا وجود بھی محبت کا مرہون منت ہے۔ دو عالم میں جو کچھ بھی نظر آرہا ہے وہ سب محبت کا جلوہ ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرنے والی ہستی ماں ہے۔ اس سے زیادہ محبت کرنے والا دنیا میں کوئی دوسرا موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالی کی اپنے بندے سے محبت ماں کی ستر گناہ محبت سے زیادہ ہے۔ محبت کا یہ عالم ہے اور عشق لفظ تو محبت کی شدید ترین حالت کو کہتے ہیں۔ اس لئے عشق مصطفی ﷺ انسان کے لئے دینِ حق کی شرط اول ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ

"ترجمہ: اس وقت کوئی تم میں سے مومن ہو ہی نہیں سکتا تا جب تک کہ وہ اپنی اولاد اپنے ماں باپ بلکہ تمام جہاں کے انسانوں سے بڑھ کر محبوب خدا رسول کے ساتھ محبت نہ کرے"(۱۷)

قصہ مختصر ہے کہ عشق مصطفی ﷺ انسان کے لیے وہ لازوال اور بے بہا دولت و نعمت ہے کہ ایک مسلمان کے لیے پوری کائنات کی تمام نعمتوں اور خزانوں میں اس سے بڑھ کر کوئی دولت و نعمت نہیں ہے۔ جمیل ملک ایک سچے اور پکے عاشق رسول تھے۔ ان کی شاعری میں آپ ﷺ سے محبت اور عشق واضح نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ سے ان کی عقیدت و احترام اس قدر ہے کہ ان کا غزل گوئی میں حمدیہ و نعتیہ کلام الگ سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ہے مگر غزلیات میں عشق مصطفی ﷺ کا عنصر اس قدر وسیع ملتا ہے کہ جو آپ کو ایک عاشق رسول ﷺ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ جمیل ملک کی شاعری میں صوفیانہ عناصر میں محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کا وسیع استعمال ان کی روحانی اور داخلی کیفیت کی واضح نشانی ہے۔ جمیل ملک ایک جگہ پر ذات مصطفی ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

دونوں جہاں کی جس کو' برابر کی ہے تلاش
اس دیدہ ور کی اور سخن ور کی ہے تلاش
سب سے حسین جس کو بنایا گیا یہاں
انسان کے روپ میں اسی پیکر کی ہے تلاش (۱۸)

جمیل ملک کو یہ فن اپنے اللہ تعالی کی طرف سے تحفے میں دیا گیا ہے کہ وہ اپنی کمال مہارت سے خوبصورت انداز میں اپنی روحانی اور داخلی کیفیت اشعار کی صورت میں بیان کر رہے ہیں۔ عشق ایک ایسی آگ ہے جو وقت کے ساتھ زیادہ بھڑ کتی ہے۔ انسان میں اس کی شدت میں وقت کے ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جمیل ملک کی شاعری میں آپ ﷺ سے عشق کا والہانہ اظہار آپ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ گھر کا مذہبی ماحول، والدین کی تربیت اور بڑے بھائی کی محبت نے اس عشق کو اس قدر پختہ کر دیا تھا کہ اس میں کمی کا تاثر کرنا بے معنی ہے۔ عشق کے بارے میں ڈاکٹر طالب حسین سیال تحریر فرماتے ہیں کہ

> "عشق کا لفظ قرآن و احادیث میں کہیں نظر نہیں آتا۔ فارسی و اردو شعرا اور صوفیاء کرام نے اس لفظ کا بکثرت استعمال کیا ہے۔ اور عشق کے وسیع اور عمیق معنی بتائے ہیں۔ قرآن کریم میں حب اور محبت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ عشق شدید محبت کا مترادف ہے۔ ایسی محبت جس میں نہایت درجے کا خلوص ہو اور نہایت درجے کی شدت ہو وہ عشق کہلاتی ہے "(۱۹)

بالکل اسی طرح محبت کی انتہا عشق کہلاتی ہے اس لئے تو حضرت محمد ﷺ سے محبت کے بجائے اردو ادب میں عشق کا لفظ بکثرت استعمال ہوا ہے۔ جمیل ملک کے دل میں حضرت محمد ﷺ کے عشق کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے اس لئے تو وہ آپ ﷺ کے سائے میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی محبت و عشق میں گرفتار رہنا چاہتے ہیں۔ ہر سانس کے ساتھ عشق رسول ﷺ کا اظہار کر رہے ہیں، اپنی شاعری میں وہ عشق مصطفی ﷺ کے وہ موتی بکھیر رہے ہیں کہ جس کو اردو ادب کی صوفیانہ شاعری میں انفرادیت حاصل ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے کے باوجود بھی سایہ رسول ﷺ میں رہنا پسند کرتے ہیں کہ

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

رہوں وجود میں یا میں عدم عدم میں رہوں
جہاں رہوں میں ترے سایہ کرم میں رہوں
قدم قدم تیری راہوں میں پھول میں مہکاؤں
خرام حسن، میں تیرے قدم قدم رہوں (۲۰)

جمیل ملک عشق مصطفی ﷺ میں ہر وقت سرشار رہتے ہیں۔ ان کے دل میں عشق مصطفی ﷺ ایک ایسا جذبہ ہے۔ جو دین اسلام اور ایمان کی سب سے اولین شرط ہے۔ ارکان اسلام میں کلمہ طیبہ پر ایمان لانے سے دائرہ اسلام میں داخل تو ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دین اسلام میں عشق مصطفی ﷺ سب سے پہلے ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں بار بار آپ ﷺ سے محبت اور اطاعت رسول کرنے کا درس دیا ہے۔ اللہ تعالی کی ذات نے ولادت نبی ﷺ پر جس طرح جشن منایا۔ ہر گھر میں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ زمین و آسماں کو چراغاں کیا گیا۔ مسلمان ہر سال جشن یوم ولادت رسول ﷺ پر جشن مناتے ہیں۔ آپ ﷺ سے عشق کا معیار اس قدر ہے کہ جمیل ملک اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں آپ ﷺ پر جان نثار کرنے کے بہت سے اشعار ملتے ہیں۔

تو ہی حسن ہے تو ہی صداقت تو ہی دہر ہے تو ہے خیر
اپنی جان سے گزر جائیں گے تیری خیر منائیں گے (۲۱)

جمیل ملک اپنی شاعری کے صوفیانہ عناصر میں ذات مصطفی ﷺ کے حسن، صداقت، دہر اور خیر کا تذکرہ کرتے ہیں تو دوسری طرف ان کے عشق کے بغیر زندگی کو فضول قرار دیتے ہیں۔ عشق مصطفی ﷺ کے بغیر زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ یہ زندگی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ایک تاریک رات ہے۔ ایسی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ عشق مصطفی ﷺ کے بغیر زندگی مفلوج اور اپاہج ہے۔

تیرے بغیر زندگی، زدو، ملول روشنی
تیرے بغیر زندگی لے کر بھی کیا کروں میں (۲۲)

حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات ایک ایسی روشن ہستی ہے۔ جس پر بھی نظر کرم فرمایا وہ آپ کا ہو گا۔ ابو بکر پر نظر کرم فرمائی تو صدیق بن گئے، عمر کو مانگا تو وہ فاروق بن گیا، بلال پر شفقت کا ہاتھ رکھا تو وہ موذن رسول بن گئے۔ جمیل ملک بھی اس بات کا پرچار کرتے نظر آتے ہیں کہ ذات رسول نے جس پر بھی نظر کرم کی، وہ عام سے خاص ہو گیا۔

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

بس ایک پل میں ہی کیمیا ہو گئی ہے
وہ جس چیز پر بھی نظر کر گئے ہیں (۲۳)

عشق ایک ایسا ہی جذبہ ہے جس میں انسان تمام تر توانائیاں صرف کر دیتا ہے۔ اس کا مقصد زندگی صرف اور صرف محبوب کی رضا ہے اور جب بات دو جہاں ﷺ کے پروردگار کے محبوب کی ہو تو انسان عقیدت و احترام کا دامن بھی پکڑ لیتا ہے۔ اصل میں عشق مصطفی ﷺ کے جذبے میں عقیدت و احترام سب سے اہم جزوی عنصر ہے۔ اس کے بغیر عشق کے تصور کا حصول ناممکن ہے۔ عشق میں وہ قوت اور طاقت ہے جو مشکل کام کو بھی انسان بنا دیتی ہے۔ جب انسان مقام عشق پر فائز ہو جاتا ہے تو اس کے اندر بے شمار قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بے شک عشق اپنے اندر ایک سحر انگیز تاثیر رکھتا ہے عشق لفظ صرف ذات مصطفی ﷺ تک محدود ہے۔ ذات مصطفی کے علاوہ عشق لفظ کا استعمال اردو ادب میں دیکھنے میں نہیں آتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی ذات ہی ایک ایسی ذات ہے۔ جس سے لامتناہی محبت کا بھرم بھرا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کے احساسات پر بھی محبت و عشق پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ کے خیالات سے دل میں آپ ﷺ کے لئے عقیدت و احترام کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ جمیل ملک ذات مصطفی ﷺ کے دونوں پرتوں جسم اور نور پر یقین رکھتے ہیں کہیں وہ نور کہہ کر ذات مصطفی ﷺ کو بلا رہے ہیں، اور کہیں پر چاند سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ ذات مصطفی ﷺ جس روپ میں بھی ہے اس سے محبت و عشق ہونا قدرتی اور فطری عمل ہے۔ ذات مصطفی ﷺ کا خیال ہی جمیل ملک کی شاعری کے جمال کا چمکتا ستارہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر محمد اعجاز راہی، جمیل ملک فن اور شخصیت، نوید پبلشرز راولپنڈی، ص ۲۰

۲۔ ڈاکٹر محمد طیب ابدالی، اردو میں صوفیانہ شاعری، اضرار کریمی پریس الہ آباد، ۱۹۸۴ء، ص ۱۱

۳۔ پروفیسر سید صفی حیدر دانش، تصوف اور اردو شاعری، سندھ ساگر اکادمی لاہور، ۱۹۴۸ء، ص ۵ تا ۶

۴۔ جمیل ملک، سرو چراغاں، گوشہ ادب، لاہور، ۱۹۵۷ء، ص ۳۲

۵۔ ایضا، ص ۴۸

۶۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ، دیباچہ سرو چراغاں (جمیل ملک)، گوشہ ادب، لاہور، ۱۹۵۷ء، ص ۱۳

۷۔ جمیل ملک، پر دو سخن، نوید پبلشرز راولپنڈی، ۱۹۷۵ء، ص ۶۱

۸۔ ڈاکٹر طالب حسین سیال، تصوف اور عمرانی اقبال کی نظر میں، اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۲ء، ص ۲۲۲ تا ۲۲۳

۹۔ جمیل ملک، سرو چراغاں، گوشہ ادب، لاہور، ۱۹۵۷ء، ص ۹۱

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۱۰۔ ایضا،ص۱۴۷

۱۱۔ ایضا،ص۶۵

۱۲۔ جمیل ملک،پس اظہار،نوید پبلشرز راولپنڈی،۲۰۰۰ء،ص۱۳۵

۱۳۔ جمیل ملک،زخم ہنر،نوید پبلشرز راولپنڈی،۱۹۸۴ء،ص۱۴۴

۱۴۔ ایضا،ص۱۶۳

۱۵۔ جمیل ملک،شاخ سبز،نوید پبلشرز راولپنڈی،۱۹۹۹،ص۲۳

۱۶۔ جمیل ملک،زخم ہنر،نوید پبلشرز راولپنڈی،۱۹۸۴ء،ص۱۱۴

۱۷۔ خواجہ حضرات علامہ انوار احمد قادری،92خطبات المعروف انوار البیان،شبیر برادرز لاہور،۲۰۱۹ء،ص۳۲۵

۱۸۔ جمیل ملک،زخم ہنر،نوید پبلشرز راولپنڈی،۱۹۸۴ء،ص۵۳

۱۹۔ ڈاکٹر طالب حسین سیال،تصوف اور عمرانی اقبال کی نظر میں،اقبال اکادمی پاکستان،۲۰۱۲ء،ص۲۲۱

۲۰۔ جمیل ملک،پس اظہار،نوید پبلشرز راولپنڈی،۲۰۰۰،ص۳۰

۲۱۔ جمیل ملک،زخم ہنر،نوید پبلشرز راولپنڈی،۱۹۸۴ء،ص۶۳

۲۲۔ ایضا،ص۱۱۹

۲۳۔ جمیل ملک،پس اظہار،نوید پبلشرز راولپنڈی،۲۰۰۰ء،ص۱۲۶